

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الآیۃ)

۷۸۶ / ۹۲

کلهم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۱۶

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زیر سرپرستی امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب لائل پوری

بیادگار اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولٰنا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بطفیل عنایات حضرت مولٰنا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب خطیب زینۃ المساجد اسلام آباد گوجرانوالہ

اہلسنت وجماعت کا واحد

ہفت روزہ

دو

رضائے مصطفےٰ

گوجرانوالہ

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

فی پرچہ ۲ آنے

مدیر: محمد حفیظ نیازی

سالانہ چندہ ۵ روپے

جلد ۱	جمعۃ المبارک ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء	شمارہ ۳۴

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ماشاء اللہ «رضائے حق رضائے مصطفےٰ ہے» (رفقنا اللہ)

(از مولانا محمد پیر بخش صاحب بلوچ مدرسہ انوار العلوم ملتان شریف)

ثنائے حق ثنائے مصطفےٰ ہے ⁂ ولائے حق ولائے مصطفےٰ ہے
لقائے حق لقائے مصطفےٰ ہے ⁂ رضائے حق رضائے مصطفےٰ ہے
مری عزت فدائے مصطفےٰ ہے ⁂ نثارِ خاکِ پائے مصطفےٰ ہے
زبانِ مصطفےٰ کلک خدا ہے ⁂ قضائے حق دعائے مصطفےٰ ہے
خدا کو مصطفےٰ کتنا ہے پیارا ⁂ کہ دینِ حق ادائے مصطفےٰ ہے
وجودِ مصطفےٰ جانِ جہاں ہے ⁂ دو عالم میں جلائے مصطفےٰ ہے
منور جس سے ہیں خورشید و انجم ⁂ وہ اک ادنیٰ ضیائے مصطفےٰ ہے
ہمیں کیا غم کہ جب روزِ قیامت ⁂ شفاعت مدعائے مصطفےٰ ہے
ندا دیتا ہے کوئی "امتی" کی ⁂ یہی پیاری صدائے مصطفےٰ ہے
لپٹ کر ان کے دامن سے مچلنا ⁂ جناں زیرِ عبائے مصطفےٰ ہے
دو عالم میں ہے شاہی مصطفےٰ کی ⁂ یہ عز و اعتلائے مصطفےٰ ہے
لحد میں حشر میں کیونکر ہو غمگیں ⁂ وہ جس کے دل میں جائے مصطفےٰ ہے
دو عالم کے ہر اک خوف و خطر سے ⁂ رہا بے غم گدائے مصطفےٰ ہے
خدا کی نعمتیں ہیں ان کے ہاتھوں ⁂ عطائے حق برائے مصطفےٰ ہے
ثنائے مصطفےٰ ہے وردِ حافظ ⁂ یہی یادِ خدائے مصطفےٰ ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

رضائے مصطفیٰ رب کی رضا ہے۔ جو یہ چاہے وہ بیشک بارضا ہے

ہفت روزہ

رضائے مصطفیٰ

بروز ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ

قسط (۵)

قرآن اور تقویۃ الایمان

ذکر رد کے قفل کلے نقش کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

وہابی عقیدہ ع۸ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ (ترجمہ)

الاعتصام حقیقت یہی ہے جو شاہ صاحب نے بیان فرمائی۔ واقعی کسی مردے یا زندہ (نبی و ولی) کو پکارنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ یہ پکار بیکار ہے۔ یہ لوگ نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں" (الاعتصام ۱۳ اکتوبر ۵۶ء)

رضائے مصطفیٰ تعجب ہے۔ بظاہر کلمہ پڑھنے کے باوجود آپ انبیاء و اولیاء اور خصوصاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسے کلمات اتنی دلیری کے ساتھ کہہ دیتے ہیں۔ کیا یہی باتیں آپ نے کبھی اپنے کسی مولوی یا ملک کے کسی گورنر، وزیر اور افسر و حاکم کے متعلق بھی کہی ہیں۔ یا کہہ سکتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں بلکہ آپ تو ایسے نفع و ضرر کے پیش نظر اپنی حاجات و ضروریات کو لیکر ان کے پاس جاتے ہیں۔ اپنی شکایات و مطالبات پیش کرتے ہیں۔ انہیں پکارتے اور ان سے مدد مانگتے ہیں تو پھر جس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس کی ذات گرامی کو ایک عام حاکم و افسر سے تو کم نہ سمجھیئے اور نہیں تو کلمہ پڑھنے ہی کی کچھ شرم ہونی چاہیئے۔ اگر بقول آپ کے واقعی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا فائدہ نہ دیتا اور آپ سے کوئی نفع و فائدہ حاصل نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں فرماتا۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الایہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک الایہ انا اعطیناک الکوثر الایہ اغنٰھم اللہ رسولہ الایہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ الایہ وغیر ذالک من الآیات۔

جس مولوی اسمٰعیل کی حمایت میں آپ یہ الفاظ استعمال کر رہے ہیں وہی مولوی اسمٰعیل صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ "ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان (اولیاء کرام) عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون و مجاز ہوتے ہیں۔ ان بزرگواروں کو پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے (صراط مستقیم صفحہ ۲۳)

"مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسی باقی خدمات کا آپ (مولیٰ علی رضی اللہ عنہ) کے زمانہ سے لیکر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کی وساطت سے ہوتا ہے۔ اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو دخل ہے (صراط مستقیم صفحہ ۱۷۱)

جب مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اولیاء کرام کی سلطنت، اختیارات و تصرفات کا یہ عالم ہے تو پھر ان کے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت و اختیارات و تصرفات کا کیا عالم ہوگا۔ کہیئے مولوی اسمٰعیل صاحب بھی آپ کی پیش کردہ آیات کی رو سے آپ کے زعم کے مطابق کافر و مشرک ہو چکے ہیں یا کہ ابھی "موحد" ہی ہیں؟ نامعلوم شرک و کفر کے فتوے بلاوجہ آپ نے اہل سنت ہی کے لیئے کیوں مخصوص کر رکھے ہیں۔

وہابی عقیدہ ع۹ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے (ملخصاً تقویۃ الایمان صفحہ ۹۱)

الاعتصام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم (مشکوٰۃ) یعنی رب کی عبادت اور اپنے بھائی (آنحضرت) کی عزت کرو (انما المؤمنون اخوۃ مومن بھائی ہیں) ایمانی اخوت کے لحاظ سے بھی اہل اللہ اور انبیاء بڑے بھائی) اور بزرگ ہیں"۔

رضائے مصطفیٰ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خصائص و کمالات اور القاب کو نظر انداز کرکے صرف بڑے بھائی کا مرتبہ دینا بدترین گستاخی و توہین ہے۔ خود آپ کے دیوبندی بھائیوں نے بھی اسے کفر بتایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے" (المہند صفحہ ۲۳) پھر حضور کا اپنے کو بھائی فرمانے اور دوسرے کا حضور کو بھائی کہنے میں بڑا فرق ہے حضور کا فرمانا بطور تواضع ہے اور تواضع کے کلمے تواضع کرنے والے کا تو کمال ہوتے ہیں مگر ان کا لوٹ کر کہنا گستاخی ہوتا ہے۔ آپ کے یہی شاہ شہید اپنے کو لکھتے ہیں۔ "عاجز و ذلیل۔ بندہ ضعیف محمد اسمٰعیل" (صراط مستقیم صفحہ ۱۵) جس بناء پر حضور کو بھائی کہتے ہو کیا اسی بناء پر کبھی مولوی اسمٰعیل کو بھی آپ نے "عاجز و ذلیل اسمٰعیل" لکھا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کو تو آپ شاہ شہید۔ موحد و مجاہد اعظم اور کیا کیا لکھتے ہیں لیکن حضور کا مرتبہ صرف بڑے بھائی پر ہی ختم کر دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ پھر حضور نے تو اپنے فرمان "اپنے بڑے بھائی کی عزت کرو" میں عزت کو محدود نہیں فرمایا آپ اس عزت کو صرف بڑے بھائی تک محدود کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ آپ بڑے بھائی کو لیئے پھرتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان تو بات بات پر بابی انت و امی کہہ کر اپنے ماں باپ بھی حضور پر قربان کرتے تھے۔

آپ کا اس موقع پر انما المؤمنون اخوۃ کو پیش کرنا بھی بالکل بے محل اور آپ کی ناواقفی و عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپ نے مومنین کا بھائی بنا دیا تو پھر مومنین کا باپ کون ہوگا؟ اگر تھوڑا سا بھی عقل سے کام لیں تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ مومن بھائی بنتے ہی اس لیئے ہیں کہ نبی ان کا باپ ہوتا ہے۔ اگر نبی کو باپ تسلیم نہ کیا جائے تو پھر مومنوں کے بھائی بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کل نبی ابو امتہ و لذالک صار المؤمنون اخوۃ چونکہ انبیاء علیہم السلام اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اس لیئے مومن آپس میں بھائی بنتے ہیں اور قرآن پاک بھی اس کی تائید فرماتا ہے کہ "النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہٰتہم" (الایہ) نبی کریم مومنین کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور آپ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ حضور کو صرف مومنین کا بھائی کہہ کر مولوی اسمٰعیل کی صحیح وکالت نہیں کر رہے کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کو صرف مومنین ہی کا بھائی نہیں کہتا بلکہ سب انسانوں کا بھائی بتاتا ہے چاہے معاذ اللہ وہ انسان بھنگی ہو یا چمار۔ کنجر ہو یا کافر چنانچہ لکھتا ہے۔ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے"۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۲)

پھر بقول آپ کے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم "ایمانی اخوت" کے لحاظ سے آپ کے "بھائی" ہیں تو کیا اسی "ایمانی اخوت" کی بناء پر کسی وہابی نے کبھی اپنے باپ دادا چچا تایا کو بھائی اور ماں۔ نانی۔ دادی۔ بیٹی۔ بیوی کو بھی بہن کہا ہے؟

نیز اگر حضور آپ کے بڑے بھائی اور آپ حضور کے چھوٹے بھائی ہے تو پھر آپ لوگ سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا اور سیدنا امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چھوٹے نانا ہوئے نا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

الاعتصام قرآن عزیز نے بھی انبیاء علیہم السلام کو بھائی سے تعبیر فرمایا ہے۔ والی عاد اخاھم ھودا ہود عاد کے بھائی۔ والی ثمود اخاھم صالحا صالح قوم ثمود کے بھائی"۔

رضائے مصطفیٰ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ہر نبی اپنی امت کا ایمانی باپ ہوتا ہے اور کوئی بھی وفادار بیٹا (امتی) باپ کو اپنے مقام سے معزول کرکے بھائی کے درجہ پر نہیں لا سکتا۔ آپ کی پیش کردہ آیتوں میں امتی کیلئے انبیاء علیہم السلام کو بھائی کہنے کی کوئی دلیل نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صرف نسب و خاندان کے اعتبار سے ہود و صالح علیہما السلام کو عاد و ثمود کا بھائی فرما رہا ہے انبیاء کو بھائی کہنے والے وہابی کس نبی کے نسب و خاندان سے تعلق رکھتے ہیں؟ پھر یہ بات بھی خدا تعالیٰ فرما رہا ہے۔ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ کلمہ گو امتی بھی اٹھ کر نبی کو اپنے جیسا بشر اور بھائی کہنا شروع کر دیں بلکہ قرآن بتاتا ہے کہ صرف کافروں نے انبیاء کے ساتھ برابری کا دعویٰ کیا۔ اور ان کو اپنے جیسا بشر کہا۔ یہ کہیں نہیں آتا کہ کوئی شخص (اگرچہ نبی کے خاندان سے ہو) نبی کا کلمہ پڑھ کر اس کا وفادار امتی و غلام بھی بنے اور پھر نبی کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ ناپاک عقیدہ بھی رکھے کہ "نبی کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے" یہ انوکھا طریقہ اور عقیدہ تو صرف وہابی مذہب کی پیداوار ہے

لطیفہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء اخوۃ (مسلم شریف جلد ثانی صفحہ ۲۶۵) یعنی انبیاء علیہم السلام آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اس اخوت میں کسی امتی کو شامل نہیں کیا گیا (کیونکہ امتی اولاد میں شامل ہیں) تو اب جو دریدہ دہن انبیاء کی برابری کرتے ہوئے ان کا بھائی بن بیٹھے اولاد کے درجہ سے تجاوز کرکے باپ کے درجہ پر اور امتی کے مقام سے تجاوز کرکے مقام نبوت پر پہنچنے کی کوشش کرے بتایئے ایسا شخص کون ہو سکتا ہے؟ وہابیہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق تو کہتے ہیں کہ آپ کو حد سے نہ بڑھایا جائے (حالانکہ حضور کی حد کسی کو معلوم ہی نہیں) لیکن انہیں خود حد سے بڑھتے ہوئے ذرا بھی خیال نہیں آتا۔

وہابی عقیدہ ع۱۰ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتہ جبرئیل اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر پیدا کر ڈالے"۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۶۔ گویا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ جیسے کروڑوں "محمد" اور پیدا ہونے کا امکان ہے (معاذ اللہ) یہ خدا کی شان بیان ہو رہی ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

الاعتصام سبحان اللہ کس قدر ایمان افروز ارشادات ہیں۔ ایک موحد مومن (وہابی) کا اس سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔"

رضائے مصطفیٰ صاحب تقویۃ الایمان نے جی بھر کر خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی توہین و تحقیر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ التحیۃ والسلام کو وہ عظمت و برتری اور ایسے فضائل و خصائص عطا فرمائے ہیں کہ جن میں کسی ایک میں بھی دوسرے کی شرکت ناممکن ہے۔ (بقیہ پر صفحہ ۵)

بقیہ تقویۃ الایمان صفحہ ۲ سے جابجا کہیں کہیں نبی علیہ السلام کے بارے میں منقول و متداول قصیدہ بردہ شریف میں ہے ؎

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

یعنی حضور اپنی خوبیوں میں کسی شریک سے منزہ ہیں۔ اور آپ کا جوہر حسن "غیر منقسم" ہے۔ مگر آپ کا عقیدہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کروڑوں پیدا ہو سکتے ہیں جس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ حضور کی عظمت پر پردہ ڈالنے کو بھی عام انسانوں کی طرح ایک ہی انسان ہیں معاذ اللہ کوئی وصف ایسا نہیں ہے جو ان کی شان یکتائی کا مقتضی ہو اور اس کا یہ قول حضور کے کمالات و خصائص اور عطائے الٰہی کے انکار کا مستلزم ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل کے یہ ایمان افروز ارشادات ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے انکارِ شانِ رسالت کی جتنی تنقیص و تحقیر کریں اتنی ہی آپ کی ایمان افروزی ہوتی ہے اور اتنی ہی توحید پکی ہے۔ استغفر اللہ العظیم عجیب توحید اور ایمان ہے آپ کا۔

● مسلمانو! یہ وہابی وہ لوگ ہیں جو اپنے لیڈروں اور مولویوں کی شان بیان کرتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ چنانچہ یہی الاعتصام اپنے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے متعلق لکھتا ہے۔ "وہ **ایک عظیم انسان تھے اور اللہ کے ہاں ان کا درجہ نہایت بلند تھا۔** اپنے اعمال حسنہ کی بدولت ان کو جس بلند مقام پر پہنچنا تھا پہنچ چکے۔" (الاعتصام، ۱۴ستمبر صفحہ ۲)

● اپنے ایک مولوی حافظ محمد کے متعلق لکھتا ہے: "حضرت ممدوح بہت بڑے محقق۔ بہت بڑے عالم اور ایک عظیم الشان ... ہیں آپ مجسمۂ متانت و وقار اور پیکرِ تدبر و اخلاق ہیں متعنا اللہ بطول حیاتہم۔"

(الاعتصام، ۱۴ستمبر صفحہ ۲)

● اپنے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتا ہے ؎

جہاں میں مایۂ صد فخر ان کی ہستی تھی
وقار و ناز کے کہسار تھے ثناء اللہ
کہاں ہے اب کوئی ان سا مناظرِ اسلام
دفاعِ دین کے علمدار تھے ثناء اللہ

(الاعتصام ۲۵ اکتوبر صفحہ اوّل)

● اپنے مولوی داؤد غزنوی کے متعلق لکھتا ہے ؎

ملت کے تاجدار ہیں داؤد غزنوی
نایاب روزگار ہیں داؤد غزنوی
اہل حدیث اُن سے ہیں سرسبز و فیضیاب
اس باغ کی بہار ہیں داؤد غزنوی
ان کا وجود قابلِ صد فخر و ناز ہے
تصویرِ افتخار ہیں داؤد غزنوی

(الاعتصام ... صفحہ ...)

● اپنے مولوی محمد جوناگڑھی کے متعلق لکھتا ہے "ایک ذات واحد میں اللہ تعالیٰ نے گوناگوں ... اوصاف جمع کر دیئے تھے مبشر وہ تھے۔ محدث وہ تھے فقیہ وہ تھے۔ مفسر وہ تھے۔ مناظر وہ تھے۔ مجتہد وہ تھے۔ مصنف وہ تھے۔ ایڈیٹر وہ تھے۔ اخبار نویس وہ تھے۔ واعظ وہ تھے۔ مقرر وہ تھے۔ صاحب سیرت و کمالات وہ تھے۔"

● وجاہت کا یہ عالم تھا کہ ایسے حسن ظاہر اور جس پوشش سے پورے مجمع کو متاثر کر لیتے تھے۔ وہ ان کا رو پوشش اور نکھرا ہوا چہرہ ... ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی فرشتہ آسمانی زمین پر آ گیا ہے وہ جب بولتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ساری کائنات محو ہو رہی ہے اور ان کے منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔ جوش بیانی۔ اور بے پناہ طلاقت لسانی ان کی ذات پر ختم تھی۔" (الاعتصام ...)

بقیہ اخبار و افکار صفحہ ... اور امام بخاری ...

رزم و بزم
"اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار"

جلوہ میں اخبار پاکستانی ... نے اپنی ... نومبر ۶۸ء کی اشاعت میں بعنوان "اُلٹے بانس بریلی کو" اعلیٰحضرت مجدد ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے مجدد ہونے کا مذاق اڑایا ہے۔ اس کی اس ... کا مدلل جواب ... الرضی اور نظم ... ماہنامہ طیبہ شمارہ دسمبر ۶۸ء میں آ رہا ہے۔ اس وقت رضائے مصطفےٰ میں اس کے اپنے ایک بہت بڑے مجدد کی سیرت سے کچھ عنوانیت متعارف کرایا جاتا ہے۔

کسی زمانہ میں یہ لطیفہ سنا تھا کہ ایک صاحب نے اپنے چند دوستوں کو دعوت پر بلایا۔ اور ان لوگوں میں بٹھا کر خود دوسری طرف سے نکلا۔ اور ان سب کے جوتے جمع کر کے بازار لے گیا۔ اور انہیں بیچ کر ان داموں سے کھانا لے آیا۔ اور مہمانوں کے آگے رکھ دیا۔ مہمانوں نے کہا بھئی! تم نے تو بڑا تکلف کیا ہے۔ تو بولا۔ "یہ سب آپ ہی کے جوتوں کا صدقہ ہے"۔ اس قسم کے جوتا چور افراد مسجدوں میں بھی یہی حرکت کرتے ہیں اور نمازیوں کے جوتے اٹھا کر لے جاتے ہیں اسی لئے ایک شاعر نے ایک جوتا چور سے سارے نمازیوں کو ہشیار رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور لکھا ہے ؎

اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اِک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت

شاعر نے اپنے اس شعر میں جوتا چور کا "بزرگ اور خضر کی صورت" بنکر آنا لکھا ہے۔ ممکن ہے اس شعر کا پورا پورا مصداق ہمیں کوئی نظر نہ آتا۔ مگر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (جو غالباً خود بھی دیوبندیوں کے مجدد ہیں) کی ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اس شعر کا سو فیصدی مصداق ایک واقعہ نظر آ گیا۔ ناظرین رضائے مصطفےٰ کے لئے بالعموم اور اخبار پاکستانی کے لئے بالخصوص وہ واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ دیوبندیوں کے مجدد و حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب نے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے سب سے بڑے مجدد مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے متعلق لکھا ہے۔ اور چونکہ یہ گھر کی شہادت ہے اس لئے اس کی صحت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ آپ لکھتے ہیں۔

"مولانا شہید (اسمٰعیل) بچپن میں بہت شوخ و ذہین ذکی تھے ... ایک مرتبہ وعظ ہو رہا تھا سب کی جوتیاں جمع کر کے سقاوہ میں ڈال دیں وعظ کے ختم کے بعد تلاش ہوئی۔ شاہ (عبدالعزیز) صاحب کو خبر ہوئی اس زمانہ میں شاہ صاحب کی بینائی جاتی رہی تھی۔ فرمایا اسمٰعیل کی شوخی ہوگی کہیں سقاوہ میں نہ ڈال دی ہوں۔ دیکھا تو ڈال رہی ہیں بعض لوٹ بھی گئی ہیں یہ ابتداء کی حالتیں ہیں بعد میں یہ تیزی گئی نہیں لیکن اور طریقہ سے اس کا ظہور ہوا تھا۔"

(مولوی اشرف علی کے ملفوظات حسن العزیز صفحہ ...)

ناظرین کرام! یہ ہے دیوبندیوں کے سب سے بڑے مجدد کی سیرت! غور فرمائیے کہ خدا کے بندے قال اللہ و قال الرسول سننے کیلئے مسجد میں جمع ہیں اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے ہیں۔ اور اسمٰعیل صاحب دہلوی نے ان مسلمانوں کی جوتیاں اٹھا کر سقاوہ میں ڈال دیں۔ ظاہر ہے کہ سقاوہ کا پانی وضو کے لئے ہوتا ہے۔ مگر اس انوکھے مجدد نے جوتیاں بھی برباد کر دیں۔ اور پانی بھی ناپاک کر دیا۔ کیا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری اور توحید و سنت کی علمبرداری ہے اور پھر حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی فراست بھی قابل داد ہے۔ کہ سنتے ہی فرما دیا کہ "یہ اسمٰعیل کی شوخی ہوگی" اور یہ کہ "کہیں سقاوہ میں نہ ڈال دی ہوں"۔ گویا حضرت شاہ صاحب کو علم تھا۔ کہ اس قسم کی حرکتیں کون کرتا ہے؟

مولوی اسمٰعیل صاحب کی یہ حرکت گویا ان کے آئندہ کارناموں کی ایک تمہید تھی۔ اور ان کی طرف سے اعلان تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد مابدولت مسلمانوں کے متاعِ دین و ایمان کو بھی اسی طرح تقویۃ الایمانی سقاوہ میں ڈال دینگے تاکہ سب کے ایمان اس سقاوہ میں لٹنے لگیں۔ اور گل گلا کر لوٹ بھی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے خود بھی اس طرف اشارہ کر دیا ہے کہ "یہ ابتدائی تیزی گئی نہیں بلکہ اور طریقہ سے اس کا ظہور ہوا"۔ یعنے بعد میں یہ شوخی تقویۃ الایمانی رنگ میں ظاہر ہوئی اور مسلمانوں کے ایمان خطرے میں پڑ گئے۔

کیوں جناب پاکستانی! ✲

اخبار "پاکستانی" کے عنوان
"اُلٹے بانس بریلی کو"
کے جواب میں
از قلم حضرت مدیر ماہ طیبہ مدظلہ

کیا ہے اس میں راز بھلا؟ ؛ بوجھو اس پہیلی کو
کس لئے نجدی کہتے ہیں؟ ؛ "اُلٹے بانس بریلی کو"

خطرہ اُس کی ٹھوکر سے ؛ ہے کمزور حویلی کو
اس لئے نجدی کہتے ہیں ؛ "اُلٹے بانس بریلی کو"

نجدی گرو نے حکم دیا ؛ ہر چیلے اور چیلی کو
مانگو مل کر سب دُعا ؛ "اُلٹے بانس بریلی کو"

کھدو نجدیت کو اور ؛ اُس کی ہر سہیلی کو
صبر کرو اب مشکل ہے ؛ "اُلٹے بانس بریلی کو"

کے مزار پاک پیران کا اہتمام نہ کرنے پر آپ ناراض ہوتے ہیں۔ آخر اس دورنگی کی وجہ کیا ہے؟

تقویۃ الایمان شاہ اسمٰعیل شہید کی مشہور عالم کتاب جس سے لاکھوں مشرک موحد بن گئے (اہلحدیث سوہدرہ ...)

تقویۃ الایمان نے کسی کا فرد مشرک کو ہرگز موحد نہیں بنایا۔ ہاں اس کی بدولت کئی بندگانِ خدا گمراہ ضرور ہو گئے ہیں۔ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو لاکھوں کو چھوڑیئے کوئی دس بیس کا فرد مشرک (آریہ، ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، مجوسی وغیرہ) ہی ایسے بتایئے جو اس سے مومن و مسلمان بنے ہوں؟ بات دراصل یہ ہے کہ تقویۃ الایمانی کنوئیں سے باہر آپ کو شرک ہی شرک نظر آتا ہے۔ مسلمان مشرک اور گمراہ ہونے والے موحد دکھائی دیتے ہیں ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اہل سنت و جماعت کی مذہبی تبلیغی خبریں

حق بحقدار رسید

لائلپور محلہ چاہ شیریں فیکٹری ایریا کی مسجد کے متعلق جو مقدمہ چل رہا تھا الحمد للہ کہ اس میں اہل سنت کو کامیابی حاصل ہوئی ہے اور دیوبندی وہابی حضرات نے معافی نامہ لکھ دیا ہے۔ نیز اہل سنت کو یہ تحریر بھی دے دی ہے کہ مسجد مذکور میں اہل سنت وجماعت ہی کی انجمن کام کرے گی اور اہل سنت کا ہی امام ہوگا۔ اس فتح وکامیابی کے بعد اس مسجد میں ختم گیارھویں شریف ہوا۔ جس میں مسجد کا سابق دیوبندی امام بھی شریک ہوگیا لیکن بوقت شب چپکے سے کہیں فرار ہوگیا۔

یاد رہے کہ ماہ جولائی میں دیوبندی حضرات نے اسی مسجد میں جھگڑا برپا کر دیا تھا جس کی بنا پر طرفین سے گرفتاریاں بھی ہوئی تھیں اور اب اس قضیہ کا فیصلہ ہوا ہے۔ (نامہ نگار)

بھکھی ضلع گجرات دار العلوم اہل سنت جامعہ محمدیہ میں حضرت مولانا سید محمد جلال شاہ صاحب کی زیر صدارت انجمن فدایان اہل سنت کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) انجمن فدایان اہل سنت کا یہ ہنگامی اجلاس سانحہ حسن ابدال کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کے مرتکب شر پسند افراد کو سخت ترین سزا دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس لندن کے رسالہ "ایسی بادیز" کی ۱۲ ؍ اکتوبر کی اشاعت میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کی گئی دریدہ دہنی پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس ناپاک رسالہ کی تمام کاپیاں ضبط کر کے اس کے داخلہ پر پابندی عائد کرے اور حکومت برطانیہ سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔"

(نائب ناظم انجمن فدایان اہل سنت بھکھی)

عارف والہ ۱۵ ؍ نومبر بروز جمعہ ہزاروں کے اجتماع میں یہ قرار داد منظور ہوئی:۔

"مسلمانان عارف والہ کا یہ عظیم اجتماع عارف والہ میں "مرزائیوں کی مسجد" کی تعمیر پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عارف والہ میں "مرزائیوں کی مسجد" تعمیر نہ ہونے دے۔ ورنہ فتنہ کا ایک دروازہ کھل جائیگا۔ نیز چونکہ عارف والہ میں مرزائیوں کے صرف دو یا تین گھر ہیں اسلئے آبادی کے لحاظ سے بھی انہیں "تعمیر مسجد" کا کوئی حق و ضرورت نہیں (نامہ نگار)

میانی ضلع سرگودھا ۲۴ ؍ ربیع الثانی۔ مسجد جدید لوکرٹی (کچہری) میں اہل سنت وجماعت کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔

اس مسجد میں پہلے چونکہ ہمیشہ "شرک و بدعت" کا سبق پڑھایا جاتا تھا اسلئے اہل سنت کے جلسہ کے متعلق سن کر "مجیبین شرک و بدعت" نے اس نورانی جلسہ کو روکنے کی بہت کوشش کی۔ غیر اللہ کو بھی مدد کے لئے پکارا مگر احباب اہل سنت جدید لوکرٹی کی پرخلوص کوششیں بار آور ہوئیں اور نہایت شاندار وکامیاب جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونعت خوانی کے بعد حضرت حافظ محمد افضل صاحب خطیب جامع غربی۔ مولانا مفتی محمد رفیق صاحب (مدرسہ علوم المرتضیٰ اہل سنت) میانی۔ مولانا عبد الرحمٰن شاہ صاحب کیمبلپوری نے ایمان افروز وباطل سوز تقاریر فرمائیں اور عقائد اہل سنت وجماعت پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ (راجہ رشید احمد محمود میانوی)

ڈچکوٹ تاگ شہ والی ضلع لائلپور میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ہزاروی کی زیر صدارت اور چوہدری چراغ دین صاحب نمبردار کے زیر اہتمام انجمن اہل سنت وجماعت کا دوسرا سالانہ عظیم الشان دو روزہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد سلیم صاحب خطیب جھال اکبر مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل جامعہ رضویہ مولانا محمد اصغر صاحب خطیب رنگ شہ نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور صوفی محمد اسحاق صاحب محمد علی صاحب ملتانی۔ محمد حسین صاحب لائلپوری۔ اللہ رکھا صاحب ناگوی نے نعت خوانی فرمائی جلسہ بہت با اثر رہا۔ (حکیم محمد منیر)

شجاع آباد ۲۶ ؍ ربیع الثانی۔ بعد عشاء نوری جامع مسجد میں مولانا خدا بخش صاحب اظہر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ اہل سنت منعقد ہوا جس میں تلاوت ونعت خوانی کے بعد مولانا محمد شریف صاحب نوری قصوری نے ایک ایمان افروز مدلل تقریر فرمائی۔ بارہ بجے شب صلوٰۃ وسلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ (حافظ فضل الٰہی)

لدھے وال ضلع منٹگمری میں ۵۷-۱۱-۱۰ کو جلسہ میلاد شریف منعقد ہوا جس میں مولانا غلام محمود صاحب ہزاروی مدرس مدرسہ اشرف المدارس اوکاڑہ تشریف لے گئے وہاں بعض لوگوں نے ایک دیوبندی مولوی عبد الجبار ساکن بنگہ حیات کو بھی بلا لیا۔ دیوبندیوں نے مولوی مذکور کے متعلق یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اسے تین لاکھ حدیثیں یاد ہیں۔ (جھوٹ ہو تو ایسا ہی ہو) اور یہ "سنی حنفی" ہے۔ اسی بنا پر دیوبندی مولوی کی خواہش پر اسے جلسہ میلاد میں تقریر کی اجازت مل گئی (دیانت ہو تو ایسی ہی ہو کہ دیوبندی مذہب تو "میلاد" کے خلاف ہے اور دیوبندی مولوی جلسہ میلاد میں تقریر کر رہا ہے) اثنا تقریر میں مولوی عبد الجبار نے کہا کہ میں مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی کا شاگرد ہوں۔ اس کی تقریر کے بعد مولانا غلام محمود صاحب نے تقریر فرمائی اور دوران تقریر میں مولوی عبد الجبار کی بیان کردہ احادیث میں اس کی لفظی معنوی غلطیاں بھی بتائیں اور فرمایا "مفتی کفایت اللہ کا عقیدہ صحیح نہ تھا اور وہ فتوے بھی غلط دیا کرتا تھا" نیز مولانا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل واختیارات پر احادیث مبارکہ کی عبارتیں پڑھ پڑھ کر سنائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی عبد الجبار نے کہا کہ آپ نے مفتی کفایت اللہ کے متعلق ایسا کیوں کہا ہے۔ مولانا نے فرمایا جب یہ واقعہ ہے تو اسے بیان کیوں نہ کیا جائے واقعی اس کے عقائد غلط تھے اور وہ غلط فتوے دیا کرتا تھا اور میں نے سنا ہے کہ آپ بھی اس علاقہ میں غلط فتوے دیتے ہیں۔ اس پر مولوی عبد الجبار نے کہا میں آپ سے مناظرہ کرونگا۔ مولانا نے فرمایا میں اسی وقت مناظرہ کے لئے حاضر ہوں پہلے آپ اپنی بیان کردہ احادیث کی صحت ثابت کرو۔ اور میں نے جو غلطیاں بتائی ہیں ان کا جواب دو۔ اگر آپ حدیث ضعیف و مضحف میں فرق بتا دیں اور مولوی انور شاہ اور مفتی کفایت اللہ کے عقائد باطلہ کو اسلامی عقائد ثابت کر دیں تو آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ یہ سن کر مولوی عبد الجبار بہت گھبرائے اور عوام کے اصرار کے باوجود کوئی جواب نہ دے سکنے کی بنا پر فرار ہو گئے لوگوں نے مولانا کا شکریہ ادا کیا کہ آپ کی برکت سے ہم پر مولوی مذکور کی "سنیت وحنفیت اور محدثیت" کی حقیقت ظاہر ہو گئی ہے ورنہ یہ تو اس علاقہ میں "شیر" بنا بیٹھا تھا۔ مولانا نے فرمایا۔ یہ کہاں کا محدث ہے اس وقت محدث پاکستان اہل سنت کے مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری مدظلہ ہیں۔ آپ لوگ ان کی زیارت کریں اور کلام سنیں تو آپ کو پتہ چلے کہ عالم ربانی اور محدث کی کیا شان ہوتی ہے (غلام جیلانی اوکاڑہ)

مدیر۔ طابع۔ ناشر محمد حنیف نیازی۔ مطبوعہ اصلاح بہتی پریس گوجرانوالہ
مقام اشاعت:۔ دفتر رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

اخبار وافکار

نور اسلام لبرٹی فلم کا اسلامی شاہکار

(اخبارات میں شائع شدہ ایک فلمی اشتہار کا عکس)

غیر اسلامی چیزوں کو دین میں شامل کرنے اور اسلامی بنا کر پیش کرنے کی جو سازش کی جارہی ہے۔ "نور اسلام فلم" بھی اسی ناپاک سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ابھی "حج فلم" و "دیار حبیب فلم" کو بہی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اب سینما ہاؤس میں "نور اسلام" کا ظہور ہو رہا ہے۔ پھر اس پر بھی بس نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی "چنگیز خان" کا بھی اعلان کیا جارہا ہے اور اس کے اعلان و مخش اشتہار میں "اولین تاریخی اسلامی عظیم الشان کاسٹیوم فلم" اور "تاریخ اسلام کا ایک خونیں ورق" لکھ کر اس فلم پر بھی اسلام کا لیبل لگایا جارہا ہے۔ دین کے ساتھ یہ کس قدر استہزاء ہے کہ اسلام اور اسلامیات کو سینما ہاؤس کے پردوں پر پیش کیا جائے اور اسے لہو ولعب کا رنگ دیا جائے۔ کیا اسلامیات و دینی اصطلاحات صرف اسی لئے رہ گئی ہیں کہ ان کو سینماؤں کے پردے پر دکھا کر بے وقعتی و بے حرمتی کی جائے۔ ایک دردمند باغیرت مسلمان کے لئے تو دیسے ہی سینماؤں کا وجود ناقابل برداشت ہے چہ جائیکہ اب آئے دن ان میں اس طرح اسلام کا مذاق اڑایا جائے۔ اگر خدانخواستہ یہی صورت حال رہی اور آج اس کی کوئی روک تھام نہ کی گئی تو ایسے فرنگی اداروں سے کیا بعید ہے کہ معاذ اللہ کل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری سیرت مقدسہ غزوہ بدر و احد اور معرکہ کربلا کو بھی فلمی رنگ دیکر سینما کے پردوں پر پیش کرنے کا پروگرام بنالیں۔ رہبران دین و ہمدردان وغیر تمندان قوم وملت کیلئے نہایت ضروری ہے کہ اس خطرناک صورت حال پر گہری توجہ فرمائیں اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے ارباب اقتدار کا فرض ہے کہ اس فتنہ کو آگے نہ بڑھنے دیں اور غیر شرعی کاموں، سینماؤں اور لہو ولعب میں دینی اصطلاحات واسلام کے نام کو استعمال کرنا جرم قرار دیں۔

سینما نے پہلے تو صرف قوم کے اخلاق وحیا اور عزت وشرافت پر حملہ کیا تھا اور اب براہ راست اسلام کے ناموس پر حملہ آور ہو رہا ہے اور اسلام کے پیارے نام کی کشش سے سینما سے دور رہنے والے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنا چاہتا ہے ع ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

تخت نشینی کی سالگرہ

پاکستان کے قائمقام صدر نے شاہ سعود کو ان کی تخت نشینی (کی سالگرہ) کے موقع پر ایک پیغام ارسال کیا ہے الخ (کوہستان ۱۲ ؍ نومبر ۵۷ء)

رسول پاک صاحب لولاک علیہ التحیۃ والتسلیمات کی ولادت سعادت کی سالگرہ منانا تو نجدی شاہ سعود کے مذہب میں معاذ اللہ بے ثبوت وبدعت ہے لیکن تخت نشینی کی سالگرہ منانا نامعلوم کس شرعی ضابطہ کی تحت ہے؟ کیا یہ رسم بے ثبوت وبدعت اور سنت نصاریٰ نہیں ہے؟ رسول پاک کے ذکر ولادت باسعادت کا احترام اور خوشی ومسرت کا مظاہرہ بدعت اور نجدی سربراہ کی تخت نشینی کی سالگرہ کا اہتمام وخوشی ومسرت کا مظاہرہ عین توحید وسنت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

امام بخاری کا مقبرہ

"امام بخاری کا مزار بھی (سوویٹ یونین میں) کچی مٹی کا بنا ہوا تھا اس پر نہ تو چھت تھی۔ نہ لوح مزار۔ وہاں کسی جگہ امام کی ولادت اور وفات کی تاریخیں درج نہ تھیں" (الاعتصام ۲۹ ؍ اکتوبر ۵۷ھ) (اہلحدیث لاہور)

مزار امام علیہ الرحمۃ پر جن چیزوں کے نہ ہونے پر آپ افسوس کا اظہار فرما رہے ہیں کیا یہ آپ کے مذہب میں ناجائز تو نہیں ہیں؟ جن بزرگان دین کے مزارات شریفہ پر ان باتوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ انہیں تو آپ بدعت سے تعبیر فرماتے ہو (بقیہ برص ۵)